جگہ شعر غلط نقل ہو گیا ہے۔ مثلاً صفحہ ۳۴۳ پر شیفتہ کے شعر کا دوسرا مصرعہ اس طرح ہے :۔
"اک آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی" مصنف اُردو کے نامور ادیب ہیں اور اس لئے کتاب کی زبان بڑی شگفتہ اور اندازِ بیان سُلجھا ہوا اور دلکش ہے مگر غالباً سبقت قلم سے بعض جگہ زبان کی غلطیاں بھی رہ گئی ہیں، مثلاً ص ۱۳۴ پر بطن ہندوستان پر نمودار ہوئی" بجائے "پر" کے "سے" چاہیئے۔ صفحہ ۲۱ کے حاشیہ میں "کو" کی جگہ "کا" ہونا چاہیئے۔ آخر میں یہ بھی عرض کرنا ہے کہ لائق مصنف اکثر مقامات پر اپنی رائے دوسرے ناقدین کے لفظوں میں اُن کے حوالوں کے ساتھ نقل کرتے چلے گئے ہیں۔ ہماری رائے میں ایک تحقیقی کتاب میں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ مختلف نقادوں اور ادیبوں کی آرار کا جائزہ لینے کے بعد مصنف کو خود اپنے الفاظ میں اُن سب پر محاکمہ کرنا اور اپنی رائے دینا چاہیئے۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے کتاب بڑی قابلِ قدر اور اردو ادب کے ہر طالبِ علم کے لئے لائقِ مطالعہ اور معلومات آفرین ہے۔

اسلام کا زرعی نظام

اسلام نے زراعت اور کاشتکاری کا کتنا مکمل نظام پیش کیا ہے؟ زمین کی تقسیم کن اصولوں کو سامنے رکھ کر کی؟ معاشیات میں زراعت کی کیا حیثیت ہے؟ خلافتِ راشدہ کے زمانے میں مشترکہ کھیتی کی کیا صورتیں تھیں ٹیکس کے قانون اور تحصیل وصول وغیرہ میں جو مظالم روا رکھے جاتے تھے اسلام نے اُن کو کس طرح ختم کیا اور کاشتکاروں کو کس قدر سہولتیں دیں، افسروں کے انتخاب کے متعلق سخت قوانین بنا کر بے ایمانی، رشوت ستانی اور جبر و ظلم کو کس طرح روکا؟ اس کتاب میں اس طرح کے بیشمار عنوانات پر تحقیق و بصیرت کی روشنی میں تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ اسلام کے نظامِ زراعت پر اس درجہ کی کوئی کتاب اب تک نہیں لکھی گئی اس کتاب کی اشاعت سے یہ کمی پوری ہو گئی ہے اور وقت کے اس اہم مسئلہ پر ایک نفیس کتاب وجود میں آ گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں تمام بحثوں کا ایک بصیرت افروز خلاصہ بھی دیا گیا ہے۔ مولف مولانا محمد تقی صاحب رفیق ندوۃ المصنفین صفحات ۳۱۶ بڑی تقطیع قیمت غیر مجلّد چار روپے۔ مجلد پانچ روپے۔ **مکتبہ برہان اردو بازار دہلی**